روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 30 جون 2003ء 29 ربیع الثانی 1424 ہجری-30 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 144

عشق کی آنکھ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جس دن مدینہ تشریف لائے اس دن مدینہ کا گوشہ گوشہ روشن ہوگیا تھا- اور جس دن حضور ﷺ فوت ہوئے مدینہ کی ہر جگہ تاریک وتار ہوگئی-

(جامع ترمذی ابواب المناقب باب فی فضل النبی حدیث نمبر 3551)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں تشریف لائے تھے جبکہ تمام دنیا اور تمام قومیں بگڑ چکی تھیں اور مخالف قوموں نے اس دعویٰ کو نہ صرف اپنی خاموشی سے بلکہ اپنے اقراروں سے مان لیا ہے۔ پس اس سے بداہت نتیجہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت ایسے وقت میں آئے تھے جس وقت میں ایک سچے اور کامل نبی کو آنا چاہئے۔ پھر جب ہم دوسرا پہلو دیکھتے ہیں کہ آنجناب صلعم کس وقت واپس بلائے گئے تو قرآن صاف اور صریح طور پر ہمیں خبر دیتا ہے کہ ایسے وقت میں بلانے کا حکم ہوا کہ جب اپنا کام پورا کر چکے تھے۔ یعنی اس وقت کے بعد بلائے گئے جبکہ یہ آیت نازل ہو چکی کہ مسلمانوں کے لئے تعلیم کا مجموعہ کامل ہوگیا اور جو کچھ ضروریات دین میں نازل ہونا تھا وہ سب نازل ہو چکا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی خبر دی گئی کہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں بھی کمال کو پہنچ گئیں اور جوق در جوق لوگ دین اسلام میں داخل ہو گئے اور یہ آیتیں بھی نازل ہو گئیں کہ خدا تعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا اور فسق و فجور سے انہیں بیزار کر دیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہو گئے اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق اور چلن اور روح میں واقع ہو گئی۔ تب ان تمام باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جس کا ماحصل یہی ہے کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہو گئے اور اسلام دلوں پر فتحیاب ہو گیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دے دیا کہ یہ سورت میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکھا اور ہزار ہا لوگوں کی حاضری میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو! اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کی طرف سے یہ حکم ملے تھے کہ تا میں یہ سب احکام تمہیں پہنچا دوں پس کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ یہ سب باتیں میں نے تمہیں پہنچا دیں۔ تب ساری قوم نے بآواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ سب پیغام پہنچائے گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اے خدا ان باتوں کا گواہ رہ۔

(نور القرآن نمبر 2۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 361 تا 367)

الفضل بورڈ کے ممبران

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جولائی 2003ء تا 30 جون 2004ء الفضل بورڈ کے حسب ذیل ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

صدر: مکرم سید عبدالحی صاحب

سیکرٹری: مکرم فخرالحق شمس صاحب

ممبر: مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

ممبر: مکرم آغا سیف اللہ صاحب۔ مینیجر

ممبر: مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ ایڈیٹر

ممبر: مکرم محمد محمود طاہر صاحب۔ نائب ایڈیٹر

ممبر: مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب

(سیکرٹری بورڈ الفضل)

اعلان داخلہ O-Level

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

بہترین ماحول اور اعلیٰ تعلیمی نتائج کے حامل تعلیمی ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سے O-Level کرنے کے خواہشمند احمدی طلباء وطالبات کے لئے سنہری موقع، لڑکوں کیلئے ہوسٹل کی سہولت اور پاکستان کے دوسرے بڑے شہروں کی نسبت نہایت کم اخراجات، مرکز کے عمدہ دینی ماحول میں تعلیم حاصل کرنے کے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ مزید تفصیلات کیلئے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے دفتر سے رابطہ فرمائیں۔

فون نصرت جہاں اکیڈمی: 04524-212067

قارئین وایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

جو قارئین الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ جون 2003ء مبلغ پچھتر (RS 75/=) روپے صرف بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

نوٹ: یکم جولائی 2003ء سے اخبار کی قیمت تین روپے پچاس پیسے ہو گی۔ ایجنٹ حضرات اور قارئین نوٹ فرمالیں۔ مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1990ء (2)

6	اپریل	حضور کا خطبہ جمعہ فرینکفرٹ اور میونخ میں براہ راست سنا گیا۔
8	اپریل	الفضل کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر کے خلاف ایک اور مقدمہ درج کیا گیا۔
29,28	اپریل	امریکہ کی 7ویں مجلس شوریٰ۔
21 جون تا 20 اگست		حکومت کی طرف سے ضیاء الاسلام پریس ربوہ اور روزنامہ الفضل پر بندش۔
30	جون	مبشر احمد صاحب تیماپور کرناٹک بھارت کی شہادت۔
	جون	مہاراشٹر بھارت کی پہلی بیت الذکر بیت الغالب تعمیر ہوئی
20	جولائی	حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ 25 سے زائد ممالک میں قادیان اور ربوہ کی طرز پر سالانہ جلسے منعقد ہو رہے ہیں
27 تا 29	جولائی	برطانیہ کا 25 واں جلسہ سالانہ۔ 47 ممالک کے 8 ہزار افراد کی شرکت۔ افتتاحی خطاب میں حضور نے احمدیوں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔
	____	دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا کہ سال رواں میں ایک لاکھ 23 ہزار افراد احمدی ہوئے۔ 125 ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی ہے۔ 334 نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئیں۔ 41 زبانوں میں قرآن کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔
	____	اختتامی خطاب میں حضور نے دنیا میں رونما ہونے والی تبدیلیاں خصوصاً روس کے حالات پر روشنی ڈالی۔
3	اگست	عراق پر امریکی حملہ کے تناظر میں حضور نے خطبات کا سلسلہ جاری فرمایا جو 15 مارچ 91ء تک جاری رہا۔ یہ سلسلہ بعد میں "خلیج کا بحران اور نظام جہان نو" کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔
7 تا 9	ستمبر	خدام الاحمدیہ جرمنی کا 11 واں سالانہ اجتماع۔ حضور نے پہلی دفعہ اس اجتماع میں شرکت فرمائی۔
14	ستمبر	حضور نے خطبہ جمعہ ن سپیٹ ہالینڈ میں ارشاد فرمایا۔
19	ستمبر	صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت مصلح موعود کی وفات
21 تا 23	ستمبر	انصار اللہ یوکے کا اجتماع۔ حضور نے خطاب فرمایا۔
21 تا 23	ستمبر	جلسہ سالانہ ماریشس۔
25 تا 27	ستمبر	خدام الاحمدیہ پاکستان کی پہلی سپورٹس ریلی۔
	ستمبر	جماعت کینیڈا نے کمپیوٹر ٹریننگ کلاس شروع کی۔
	ستمبر	خدام الاحمدیہ جرمنی کے سہ ماہی رسالہ نورالدین کا اجراء
7,6	اکتوبر	مجلس خدام الاحمدیہ زائرے کا پہلا سالانہ اجتماع

دعوت الی اللہ کے سنہری گر (82)

پرحکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دنیا کے کناروں تک خدا کا نام پھیلا دو

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"جس چیز کو حرکت نہ دی جائے وہ ناکارہ ہو جاتی ہے۔ اگر ہاتھ بے جنبش رکھا جائے تو وہ شل ہو جاتا ہے۔ پس تمہیں جو روحانی طاقت حاصل ہے تم اس کو خرچ کرو ورنہ اگر تم خدا کے رستہ میں خرچ نہیں کرو گے اور محتاجوں کو نہیں دو گے تو اس طاقت سے محروم ہو جاؤ گے۔ پس ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ اور دنیا کے کناروں تک جا کر خدا کے نام کو پھیلا دو۔ اس رستہ میں جو قربانی تمہیں کرنی پڑے اس سے مت گھبراؤ اور نہ رکو۔ اگر تمہیں اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنی پڑے تو کرو اور صرف ایک مقصد کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اس عرفان کے خزانے کو دنیا میں پھیلاؤ جس کے لئے احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود خزانے تقسیم کرے گا مگر لوگ لیں گے نہیں۔ مسیح موعود نے تمہیں قرآن کے خزانے دیئے ہیں ان کو تمام دنیا میں پہنچاؤ اور پھیلا دو۔ اس وقت ضرورت ہے کہ تمام دنیا سے سلوک کرو خواہ بادشاہ ہوں یا امیر وہ سب تمہارے محتاج ہیں"۔

(خطبات محمود۔ جلد اول صفحہ 49)

سچی جستجو

محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی قبول احمدیت کا واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں:

سلسلہ احمدیہ کے ایک آنریری مربی مولوی عبدالرحیم صاحب کشمیری بہت عرصہ تک کٹک میں رہے اور ان کی دعوت الی اللہ اور نیک نمونہ سے اڑیسہ میں ہزاروں افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ خوش قسمتی سے 1918ء میں وہ کلکتہ تشریف لائے۔ اور واٹر لو سٹریٹ میں چوہدری نواب علی صاحب کے ہاں فروکش ہوئے۔ چوہدری صاحب جالندھر کے رہنے والے اور بہت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ مولوی صاحب نے باقاعدگی سے وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا۔ روزانہ درس قرآن مجید دیتے باجماعت نمازیں پڑھاتے اور ہر جمعہ کی شام کو مختلف مسائل پر تقریر کرتے تھے۔ مولوی صاحب کے ذریعہ 1918ء میں قریباً 10 افراد احمدیت میں داخل ہوئے

اس امر سے بھی چچا صاحب (حاجی میاں تاج محمود صاحب جو بیعت کر چکے تھے) کی نیک سیرت کا علم ہوتا ہے کہ میرے ماموں صاحبان دیگر سہگل افراد اور چچا صاحب مل کر سورتی بگان والے مکان میں رہتے تھے۔ چچا صاحب کا معمول تھا کہ علی الصبح نماز ادا کرنے کے بعد تلاوت قرآن مجید اوپر چھت پر کرتے تھے۔ جبکہ یہ دیگر افراد اپنی دکانوں پر جانے سے پہلے ایک دائرہ میں سامنے کی دوسری چھت پر بیٹھ کر حقہ نوشی کا دور چلاتے تھے۔ ایک دفعہ ان لوگوں نے چچا صاحب سے کہا کہ اس صورت حال سے قرآن مجید کی بے ادبی ہوتی ہے اور ہمیں گناہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب ہمارا حقہ کا دور چل رہا ہو آپ تلاوت نہ کیا کریں۔ یہ نہیں کہ تلاوت کے وقت حقہ کا دور نہ چلاتے۔ یہ الٹی گنگا اور اندھیر نگری دیکھ کر چچا صاحب نے باوجود اس مکان کی ملکیت میں حصہ دار ہونے کے اس مکان میں رہائش رکھنا پسند نہ کیا۔ اور فی الفور اس میں سکونت ترک دی۔

جناب چچا صاحب کی غذا اور اوڑھنا بچھونا ہی احمدیت تھی۔ جفت فروشی کی دکان تو برائے نام تھی۔ آنے والے ہر خریدار اور بیوپاری کو آپ پہلے پیغام حق پہنچاتے کاروباری بات بعد میں ہوتی۔ دن کا بیشتر حصہ چچا صاحب کا کتب سلسلہ اور اخبارات کے مطالعہ اور لوگوں سے بحث میں گزرتا تھا۔ آپ ہر ہفتہ کی شام کو تقریر کی تقریب میں پہنچتے۔ اس لئے اس وقت دکان ہی بند کر دی جاتی۔ کاروبار کا جو نتیجہ اس سے نکلنا تھا نکلا وہ ظاہر ہی ہے۔ میں اور میرے چچا زاد بھائی میاں محمد یعقوب صاحب یہ سب کارروائی دیکھ رہے تھے۔ اور سارے دلائل سن رہے تھے۔ اس زمانہ میں اخبار الفضل ہفتہ میں تین روز نکلتا تھا۔ اسے بھی ہم پڑھتے تھے۔ درس میں بھی شامل ہوتے اور کسی امر کی چھان بین میں اور تحقیقات کے لئے جس قسم کی جستجو ضروری ہوتی ہے وہ سب عمل میں لاتے تھے۔

ایک دن درس میں وہ آیت آئی جس میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو نصیحت کرو۔ تو مولوی عبدالرحیم صاحب نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ اس میں گو مخاطب حضور علیہ السلام ہیں مگر یہ ہر مومن کا بھی فرض ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی نصیحت کرتا رہے۔ یہ سن کر چچا صاحب دکان پر آئے اور ہم دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ لوگوں کو کافی عرصہ احمدیت کے موافق اور مخالف دلائل سنتے ہو گیا ہے۔ کس نتیجے پر پہنچے ہو؟ ہم دونوں نے عرض

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

’’میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے‘‘

جماعت احمدیہ میں تعلق باللہ، خدمت دین اور خدمت انسانیت کے ایمان افروز نظارے

جماعت احمدیہ نے زمانی اور مکانی فاصلے مٹا کر صدیوں پرانے کردار اور اخلاق کو نئی زندگی دی ہے

قسط دوم

عبدالسمیع خان۔ مدیر الفضل

شوق قربانی

احمدیت کی تاریخ میں وہ خوش نصیب بھی ہیں جنہوں نے راہ مولا میں جان دینے کی سعادت پائی اور اپنی تمناؤں کو پورا کرلیا اور کتنے ہی ہیں جو منتظر رہتے ہیں کہ کب خدا ان کی خواہش پوری کرتا ہے۔

حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کو کابل میں 1924ء میں شہید کیا گیا۔ شہادت سے پہلے انہوں نے قید خانہ سے ایک احمدی دوست کو خط لکھا اور اس میں فرمایا ’’میں ہر وقت قید خانہ میں خدا سے یہ دعا کرتا ہوں کہ الٰہی اس نالائق بندہ کو دین کی خدمت میں کامیاب کر۔ میں نہیں چاہتا کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخشے بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس نالائق کے وجود کا ذرہ ذرہ احمدیت پر قربان کردے۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 5)

ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا گیا۔ تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خد[مت] میں لکھا کہ میرا بھائی اللہ کی راہ میں شہید ہوا ہے مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے نتیجہ میں ڈرے نہیں۔ کمزور نہیں پڑے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے دل میں شہادت کا جذبہ پہلے سے کئی گنا بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے میرا ایک بھائی شہید کیا ہے مگر میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میری ساری اولاد بھی اس راہ میں شہید ہوتی چلی جائے تو مجھے اس کا دکھ نہیں ہوگا۔ خدا نے ان کی یہ آرزو سن لی اور انہیں بھی جلد ہی شہادت کا رتبہ عطا فرمایا۔ اور یہ خط حضور کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے وہ شہید ہو چکے تھے۔

(الفضل 4 دسمبر 89ء ص نمبر 5)

ایک کیس میں بعض احمدیوں کو موت کی سزا سنائی گئی تو انہیں یوں معلوم ہوا جیسے ان کے سینوں میں ایک غیر معمولی تسکین بھر دی گئی ہے اور انہوں نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا کہ خدا نے انہیں اس قربانی کی توفیق دی ہے۔

(خالد جون 90ء ص 14)

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کیا سچ فرمایا تھا جماعت احمدیہ ہر قربانی کے لئے تیار تھی اور ہے اور رہے گی اور اللہ کے فضل کے ساتھ خدا کی راہ میں جان دیتے ہوئے احمدی فزت برب الکعبۃ کا نعرہ لگائیں گے۔ (خالد جون 90ء ص 14)

وہ عورتیں جن سے جان کی قربانی کا مطالبہ نہیں کیا گیا وہ اپنے بچوں اور خاوندوں کو دین کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔

1947ء میں قادیان کی حفاظت کے لئے ایک احمدی خاتون نے اپنے بیٹے کو بھجوا اور جاتے ہوئے یہ وصیت کی ’’بیٹا دیکھنا پیٹھ نہ دکھانا‘‘ سعادت مند بیٹے نے ماں کے فرمان کی لاج رکھ لی اور شہادت سے چند لمحے پہلے اپنی ماں کے نام یہ پیغام دیا ’’میری ماں سے کہہ دینا کہ تمہارے بیٹے نے تمہاری وصیت پوری کر دی ہے اور لڑتے ہوئے مارا گیا ہے۔‘‘

(الفضل 11 اکتوبر 47ء)

ایک احمدی خاتون کے گھر پر دشمن نے حملہ کا منصوبہ بنایا۔ جس دن حملے کا خطرہ تھا اس صبح اس نے اپنے بچوں کو بہترین کپڑے پہنائے۔ سویاں پکائیں، بچوں کو خوب سجا بنا کر اور خوب اچھی طرح خوراک دے کر کہا بچو! اب حملہ ہونے والا ہے۔ تم میرے چار جوان بچے ہو تم میں سے اگر ایک بھی پیٹھ دکھا کر واپس آیا تو میں اس کو کبھی اپنا دودھ نہیں بخشوں گی۔ جس طرح میں نے تمہاری عید چاہی تم بھی میری عید بنانا۔ خدا کی راہ میں ہنستے مسکراتے اور اپنی چھاتیوں پر وار کھاتے ہوئے جان دینا۔ (الفضل 8 مئی 83ء)

ایک شادی شدہ لڑکی نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں لکھا ’’اے ہمارے امام ہم اپنے خاوندوں کو احمدیت پر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں نے اپنے میاں کو بتایا ہے کہ میں نے تمہارے لئے شہادت کی دعا کی ہے‘‘۔ اس کے خاوند نے کہا کہ خدا تمہاری زبان مبارک کرے۔ (خالد جون 90ء ص 14)

مصائب وشدائد کی برداشت

حضرت مسیح موعود دعویٰ کے بعد ایک دفعہ دہلی تشریف لے گئے وہاں سے آپ نے کپورتھلہ کے تین دوستوں حضرت منشی ظفر احمد صاحب، حضرت منشی اروڑا صاحب اور حضرت محمد خان صاحب کو خط لکھا کہ یہاں کے لوگ اینٹ پتھر بہت پھینکتے ہیں اور اعلانیہ گالیاں دیتے ہیں۔ میں بعض دوستوں کو اس ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہوں اس لئے تینوں صاحب فوراً آ جائیں۔ یہ تینوں بزرگ اس وقت کچہری میں تھے۔ وہاں سے گھر گئے بغیر سیدھے دہلی جانے کے لئے روانہ ہوگئے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ وہاں پہنچ کر ہمیں پتہ چلا کہ لوگ حضور کی رہائش گاہ پر روزانہ صبح وشام گالی گلوچ کرتے تھے اور ہجوم اینٹ پتھر پھینکتا تھا۔ (رفقائے احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 122)

1923ء میں کارزار شدھی گرم کیا گیا تو احمدی ’’مربیان‘‘ کا یہ حال تھا کہ وہ تیز چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل روزانہ پیدل سفر کرتے۔ بعض اوقات کھانا تو الگ رہا پانی بھی نہیں ملتا تھا۔ اکثر اوقات کچا پکا باسی کھانا کھاتے یا بھنے ہوئے چنے کھا لیتے اور پانی پی کر گزارہ کرتے۔ بعض اوقات ستو رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ اور انہیں پر گزارہ کرتے۔ صوفی عبدالقدیر صاحب سولہ میل روزانہ کی اوسط سے چالیس دیہاتوں کے مابین پیدل سفر کرتے رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 4 ص 354)

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی پر دعوت الی اللہ کے دوران ایسا وقت بھی آیا کہ انہیں جنگل کے پتے کھا کر گزارہ کرنا پڑا۔

(الفضل 23 جنوری 84ء)

احمدیت کی خاطر قطع تعلق

حضرت عبدالرحیم صاحب شرما ہندو مذہب سے احمدی ہوئے تو ان کی والدہ ان کو دیکھ کر روتی رہتی اور اس قدر روتی کہ گھگھی بندھ جاتی اور دور دور تک اس کے رونے کی آواز سنائی دیتی۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 10 صفحہ 64,61)

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی کی والدہ کا بھی یہی حال تھا وہ ایک بار قادیان میں اس طرح روتی ہوئی آئیں کہ احمدیہ بازار میں شور مچ گیا۔ مگر ماں کی محبت ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش پیدا نہ کر سکی۔ (رفقائے احمد جلد نمبر 9 ص 80)

گیمبیا کے ایک عیسائی نوجوان نے احمدیت قبول کی تو ماں نے اس کی شدید مخالفت شروع کردی۔ پہلے تو وہ برداشت کرتا رہا مگر جب اس کی ماں نے قرآن کریم کی توہین شروع کی تو گھر چھوڑ کر نکل گیا اور دوبارہ اس گھر میں نہیں گیا۔

(ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ ستمبر 87ء صفحہ 3

حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب رفیق کا رشتہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے ایک جگہ طے ہو چکا تھا مگر جب احمدی ہوئے تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارا تعلق آپ سے تب رہ سکتا ہے کہ احمدیت سے توبہ کریں۔ انہوں نے کہا ’’یہ تو آپ کی ایک لڑکی کی بات ہے اگر ایسا سو رشتہ بھی ہو تو میں احمدیت پر قربان کردوں گا‘‘۔ (رفقائے احمد جلد نمبر 10 صفحہ 19)

ایک احمدی کراچی میں ملازم تھا۔ اس کی ماں بیوی اور بچے گاؤں میں رہتے تھے۔ جب جماعت کے خلاف شدید ہنگامے ہوئے تو اس نے اپنی ماں اور بیوی بچوں کو مخالفوں کے شر سے بچانے کے لئے احمدیت سے پھرنے کا ارادہ کیا۔ جب یہ خبر اس کی ماں اور بیوی کو ملی تو انہوں نے مل کر اس کو خط لکھا اور کہا کہ اگر تم نے یہ اعلان کیا کہ میں احمدی نہیں ہوں تو ہمارا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ بیوی بھی اور کر لینا اور ماں بھی کسی اور کو بنا لینا۔ خبردار جو ہمارے گھر میں قدم رکھا۔ (خالد جون 90ء ص 15)

حضرت میر ناصر نواب صاحب کا ایک عزیز محمد سعید نامی احمدیت سے انحراف کر کے قادیان سے چلا گیا۔ مگر میر صاحب نے کبھی اس کی طرف التفات نہ کیا اور اگر کوئی شخص اس کا ذکر کرتا تو آپ سخت ناپسند فرماتے۔ فرماتے میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں میں اس کا نام بھی سننا نہیں چاہتا۔

(حیات ناصر صفحہ 24)

عبدالرحیم اشرف جماعت احمدیہ کے اس عظیم کردار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’ہزاروں اشخاص ایسے ہیں جنہوں نے اس نئے مذہب کی خاطر اپنی برادریوں سے علیحدگی اختیار کی۔ دنیاوی نقصانات برداشت کئے اور جان ومال کی قربانیاں پیش کیں............ ہم کھلے دل سے

اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانی عوام میں ایک معقول تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اخلاص کے ساتھ اسے حقیقت سمجھ کر اس کے لئے مال وجان اور دنیاوی وسائل وعلائق کی قربانی پیش کرتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بعض افراد نے کابل میں سزائے موت کو لبیک کہا۔ بیرون ملک دور دراز علاقوں میں غربت وافلاس کی زندگی اختیار کی"۔

(ہفت روزہ المنیر لائلپور 2 مارچ 52ء صفحہ 10)

مالی قربانی

مالی قربانی میں بھی جماعت احمدیہ نے عظیم الشان نظارے دکھائے ہیں۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھا "میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیرومرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال ودولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔"

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 36)

حضرت مسیح موعود حضرت مولوی نورالدین صاحب کے متعلق فرماتے ہیں:

"کثرت مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولیٰ میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں سے کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں دیکھی .... جس قدر ان کے مال سے مجھ کو مدد پہنچی ہے اس کی نظیر اب تک کوئی میرے پاس نہیں۔"

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد 4 ص 407)

حضور کے ایک رفیق بابو فقیر علی صاحب امرتسر میں تھے کہ حضور کی طرف سے چندہ لینے والے پہنچ گئے۔ آپ کے پاس اس وقت ٹین میں صرف آدھ سیر کے قریب آٹا تھا۔ آپ نے وہی پیش کر دیا اور اس رات آپ اور آپ کے اہل وعیال بھوکے سوئے۔

(الفضل 18 جنوری 1977ء)

تحریک شدھی کے خلاف مالی تحریک میں حصہ لینے کے لئے ابتدائی شرط یہ تھی کہ کم از کم ایک سو روپیہ چندہ دینے والے لوگ آئیں مگر بعد میں غریب احمدیوں کی بار بار درخواست پر حضور نے یہ شرط اڑا دی اور ان کو بھی اس ثواب میں حصہ لینے کا موقع مل گیا۔

(الفضل 21 اگست 1923ء)

ایک مالی تحریک میں ایک بیوہ عورت جو کئی یتیم بچوں کو پال رہی تھی اور زیور اور مال میں سے کچھ بھی پیش کرنے کے لئے موجود نہ تھا۔ اپنے استعمال کے برتن ہی چندہ میں دے دئے۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 5 صفحہ 377)

ایک بچے نے امام وقت کی خدمت میں لکھا۔ میں سکول کا طالب علم ہوں۔ میری والدہ بیوہ ہے اور دو گھروں میں کام کر کے اتنے روپے ملتے ہیں۔ میرے پاس کاپی کاغذ کے لئے پانچ روپے ہیں جو میں بیوت الحمد فنڈ میں پیش کرتا ہوں۔

(الفضل 8 جنوری 84ء)

دعوت الی اللہ

حضرت مصلح موعود نے ایک بار خطبہ جمعہ میں دعوت الی اللہ کی تحریک کی تو ضلع سرگودھا کا ایک نوجوان بغیر پاسپورٹ کے ہی افغانستان جا پہنچا اور وہاں پیغام حق پہنچانا شروع کر دیا۔ حکومت نے اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا تو وہاں کے قیدیوں اور افسروں کو بھی دین حق کا پیغام دینا شروع کر دیا اور وہاں کے احمدیوں سے بھی وہیں واقفیت بہم پہنچالی اور بعض لوگوں پر اثر ڈال لیا۔ آخر افسروں نے رپورٹ کی کہ یہ تو قید خانے میں بھی اثر پیدا کر رہا ہے۔ علماء نے قتل کا فتویٰ دیا۔ مگر وزیر نے کہا کہ یہ انگریزی رعایا ہے۔ اسے ہم قتل نہیں کر سکتے۔ آخر حکومت نے اسے اپنی حفاظت میں ہندوستان پہنچا دیا۔ کئی ماہ بعد وہ واپس آیا تو حضور نے اسے فرمایا کہ تم نے غلطی کی اور بہت ممالک تھے جہاں تم جا سکتے تھے اور وہاں گرفتاری کے بغیر دعوت الی اللہ کر سکتے تھے تو وہ فوراً بول اٹھا کہ آپ کوئی ملک بتا دیں۔ میں وہاں چلا جاؤں گا۔ (الفضل 3 دسمبر 1935ء)

جھنڈے کی حفاظت

لاہور کے خدام ایک جلسہ میں شمولیت کے لئے ریل کے ذریعے قادیان آ رہے تھے اور ان کے پاس خدام الاحمدیہ کا جھنڈا بھی تھا۔ ریل تیزی سے سفر کر رہی تھی کہ ایک لڑکے سے جس کے پاس خدام الاحمدیہ کا جھنڈا تھا ایک دوسرے خادم نے جھنڈا مانگا۔ لڑکے نے خادم کو جھنڈا دے دیا اور سمجھ لیا کہ اس نے جھنڈا پکڑ لیا ہے۔ مگر واقعہ یہ تھا کہ اس نے جھنڈا ابھی نہیں پکڑا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جھنڈا ریل سے باہر جا پڑا۔ وہ لڑکا جس کے ہاتھ سے جھنڈا گرا تھا فوراً نیچے کودنے لگا مگر جس خادم نے جھنڈا مانگا تھا اسے فوراً روک دیا اور خود نیچے چھلانگ لگا دی۔ وہ اوندھے منہ نیچے گرا مگر فوراً ہی اٹھا اور جھنڈے کو پکڑ لیا اور پھر کسی دوسری سواری میں بیٹھ کر اپنے قافلہ سے آملا۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 8 صفحہ 471)

آئندہ نسلوں کو وصیت

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے آنے والی نسل کو اس خدائی امانت کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

"جب تک یہ الٰہی امانت ہمارے پاس رہی اور جہاں تک ہم سے ہو سکا ہم نے خدمت کی۔ ... حکمت الٰہیہ کے ماتحت یہ امانت آپ کے سپرد ہے۔ اس کا حق ادا کرنا آپ لوگوں کے ذمہ ہے۔ پس دیکھنا اسے اپنے سے عزیز رکھنا اور کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا" (رفقائے احمد جلد نمبر 9 صفحہ 279)

مکرم شیخ فضل حق نے احمدیت قبول کرنے کے بعد بہت سختیاں جھیلیں۔ وہ اپنی اولاد کو کوئی ناواجب کام کرتے دیکھتے تو فرماتے بچو! میں نے اپنی احمدیت کو بڑی مشکل سے پروان چڑھایا ہے۔ اسے داغدار نہ کرنا۔ (الفضل 3 اپریل 1989ء)

ایثار

1947ء میں قیام پاکستان کے وقت لاکھوں مہاجر لٹے پٹے قافلوں میں پاکستان کا رخ کئے ہوئے تھے اور مسلمان عورتوں کی عزت وحرمت کے ساتھ ظلم کی ہولی کھیلی جا رہی تھی اس وقت احمدیہ جماعت کا مرکز قادیان جو خود بھی دشمنوں کے نرغہ میں تھا دور دور مسلمان دیہات کی پناہ گاہ بن چکا تھا۔ اس چھوٹی سی بستی نے 75 ہزار بے خانماؤں کو سہارا مہیا کیا اور کسی ایک کو بھی بھوکا نہیں مرنے دیا۔ حضرت مرزا ناصر احمد نے ان ننگے جسموں کو ڈھانپنے کے لئے سب سے پہلے اپنی بیگم صاحبہ کے تمام کپڑے تقسیم کئے اور پھر گھر کے دیگر افراد کے بکس کھولے اور تمام کپڑے غرباء میں بانٹ دیئے۔

(جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ 89ء)

سخت سردی کا موسم تھا۔ ضلع امرتسر کے احمدی نور محمد صاحب کے پاس نہ کوٹ تھا نہ کمبل۔ صرف اوپر نیچے دو قمیصیں پہن رکھی تھیں کہ گاڑی میں ایک معذور بوڑھا ننگے بدن کانپتا ہوا نظر آیا۔ اسی وقت اپنی ایک قمیص اتار کر اسے پہنا دی۔ ایک سکھ دوست بھی ساتھ سفر کر رہا تھا وہ یہ دیکھ کر کہنے لگا "بھائیا جی ہن تھاڈا تے بیڑا پار ہو جائے گا" "آپاں دا پتہ نہیں کی بنے"؟ چند دن بعد وہ احمدی ایک گرم کمبل خرید کر اسے اوڑھ کر حسب معمول احمدیہ بیت الذکر مغلپورہ میں نماز فجر کے لئے داخل ہوئے تو دیکھا کہ فتح دین نامی ایک شخص جو کسی وقت بہت امیر تھا۔ بیماری اور افلاس کا مارا سردی سے کانپ رہا ہے۔ نور محمد صاحب نے اسی وقت وہ نیا کمبل اسے اوڑھا دیا۔ (روح پرور یادیں صفحہ 287)

صلح جوئی

حضرت میر ناصر نواب صاحب بہت ہی نیک دل اور پاکیزہ طبیعت رکھتے تھے۔ اگر کسی سے ناراض ہوتے تو اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ساری عمر اب اس سے آپ کا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ مگر آپ کی عادت میں یہ امر داخل تھا کہ تین دن سے زیادہ غصہ کبھی نہیں رکھتے تھے۔ خود پہلے جا کر سلام کہتے اور معذرت کرتے تھے۔ (حیات ناصر صفحہ 22)

ایک دفعہ الہ دین صاحب فلاسفر نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ساتھ گستاخی کی۔ جس پر حضرت مولوی صاحب کو غصہ آ گیا انہوں نے فلاسفر صاحب کو تھپڑ مار دیا۔ جس پر فلاسفر صاحب نے بلند آواز سے بازار میں رونا اور چلانا شروع کر دیا۔ یہ آواز اندرون خانہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو پہنچی تو حضور بہت ناراض ہوئے۔ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اس طرح کسی کو مارنا بہت ناپسندیدہ فعل ہے۔ حضور کی پرسوز تقریر سے مولوی عبدالکریم صاحب رو پڑے۔ حضور سے معافی مانگی اور فلاسفر صاحب سے بھی معافی مانگ کر انہیں راضی کیا اور دودھ وغیرہ پلایا۔

(الفضل 29 ستمبر 84ء)

جانوروں پر شفقت

حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت حافظ معین الدین صاحب بینائی سے محروم تھے۔ وہ سرما کی ایک سرد رات میں جب کہ بارش کی وجہ سے قادیان کی کچی گلیوں میں سخت کیچڑ تھا۔ افتاں وخیزاں کہیں جا رہے تھے ایک دوست نے پوچھا تو فرمایا بھائی یہاں ایک کتیا نے بچے دئے ہوئے ہیں۔ میرے پاس روٹی پڑی تھی میں نے کہا کہ جھڑی کے دن ہیں اس کو ہی ڈال دوں۔

("رفقائے احمد" جلد نمبر 13 صفحہ 296)

آخری بوسہ

لاہور میں جب حضرت مسیح موعود کا انتقال ہوا اس وقت حضرت مولوی نورالدین صاحب اس کمرے میں موجود نہیں تھے جس میں آپ نے وفات پائی۔ جب حضرت مولوی صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ آئے اور حضور کی پیشانی کو بوسہ دیا اور پھر اس کمرے سے باہر احباب میں تشریف لے گئے۔

(سیرت المہدی جلد نمبر 1 صفحہ 11)

الغرض جماعت احمدیہ نے زمانی اور مکانی فاصلے مٹا کر ان صدیوں پرانے بلند معیار اور اخلاق کو نئی زندگی دی ہے جن کے متعلق مخالفین کہا کرتے تھے کہ یہ تو قصے اور کہانیاں ہیں اور جماعت احمدیہ سے تعلق نہ رکھنے والے مفکرین اس انقلاب کے معترف ہیں۔ آخر پر دو شہادتیں درج کر کے اس مضمون کو تشنہ چھوڑتا ہوں۔

عالم اسلام کے مشہور مفکر اور شاعر علامہ اقبال کہتے ہیں:

"پنجاب میں (دینی) سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں"

(قومی زندگی اور ملت بیضاء پر ایک عمرانی نظر ص 84)

علامہ نیاز فتح پوری نے حضرت مسیح موعود کے متعلق لکھا:۔

"اس میں کلام نہیں کہ انہوں نے یقیناً اخلاق (دینی) کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوہ نبی کا پرتو کہہ سکتے ہیں" (ملاحظات نیاز فتح پوری صفحہ 29)

تحریک جدید اور نظام نو کی تعمیر

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔" (نظام نو ص 130)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

تاریخ مسخ کرنے کا عمل

حسن نثار اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

میں پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ تاریخ کو مسخ کرنے کا جو کارنامہ ہم نے سرانجام دیا ہے تاریخ عالم کی کوئی قوم اس میدان میں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہم نے ایسی انتہاء پسندی اپنائی کہ شیطانوں اور فرشتوں کے درمیان باقی کچھ رہنے ہی نہ دیا۔ کچھ کو انسانوں کے درجہ سے اٹھا کر "دیوتا" اور "اوتار" بنا دیا اور کچھ کو مکمل طور پر "شیطان" پینٹ کرتے ہوئے یہ بنیادی بات بھول گئے کہ کچھ برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ باقی فانی انسان نہ دیوتا ہوتے ہیں نہ ہی شیطان۔ ہر فانی شخص خوبیوں خامیوں، طاقتوں اور کمزوریوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور عظمت عموماً ان سے منسوب کی جاتی ہے جن کی شخصیت میں 50 فیصد سے زائد خوبیاں ہوں لیکن ہم "فرشتوں" اور "شیطانوں" سے کم پر راضی ہی نہیں ہوتے۔ تاریخ کو مسخ کرنے کی یہی وہ عادت تھی جس کے جواب میں تاریخ نے ہمیں مسخ کرنا شروع کر دیا کیونکہ "تاریخ کی سائنس" کا ایک بنیادی اصول یہ بھی ہے کہ جو تاریخ کے ساتھ فراڈ کرتا ہے...... تاریخ اس کے ساتھ فراڈ کرتی ہے...... جو تاریخ کے ساتھ مذاق کرتا ہے، تاریخ اسے تماشہ بنا کے رکھ دیتی ہے اور جو تاریخ کا چہرہ بگاڑنے کی بھونڈی کوشش کرتے ہیں...... تاریخ ان کا تشخص اس طرح برباد کر دیتی ہے کہ بڑے سے بڑا "کوسمیٹک سرجن" بھی اس کا علاج نہیں کر سکتا۔ کتنا بڑا المیہ ہے کہ میں بتا بھی نہیں سکتا کہ برصغیر اور پھر پاکستان کے مسلمانوں نے اپنی تاریخ کے ساتھ کیسا کیسا کھلواڑ کیا؟ کیسے کیسے جھوٹ وضع کئے اور مختلف شخصیات کے بارے میں کیسی کیسی "ٹمپرنگ" سے کام لیا۔

(جنگ لاہور 28 جنوری 2003ء)

احمدیوں کی خدمات

روزنامہ جنگ لکھتا ہے:

پاکستان میں اقلیتوں کے نصف صدی سے زائد سفر کا جائزہ لیا جائے تو اس میں کئی نشیب و فراز نظر آتے ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح کے دور پر نظر دوڑائی جائے تو اقلیتوں کی امور حکومت میں بھرپور نمائندگی کی جھلک ملتی ہے۔ اقلیتی نمائندے جوگندر ناتھ منڈل، ایس پی سنگھا اور چودھری ظفراللہ خان، پاکستان کی حمایت میں پیش پیش تھے...... انسانی حقوق کی تنظیموں کا موقف یہ رہا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد سے ساری قوم ایک ہے قائداعظم نے اسی اصول کے تحت اقلیتوں کو برابر کا شہری قرار دیا تھا۔ قائداعظم نے پاکستان کی پہلی حکومت میں سر ظفراللہ خان کو وزیر خارجہ بنایا تھا۔ 10/اگست کو پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی کا افتتاحی اجلاس ہوا اس میں مشرقی بنگال کے رکن اور اچھوت رہنما جوگندر ناتھ منڈل کو اسمبلی کا عارضی چیئرمین بنایا گیا...... لیاقت علی خان کے دور میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی جس کے نتیجے میں سر ظفراللہ خان کو وزارت خارجہ سے استعفیٰ دینا پڑا اسی طرح ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں قادیانیوں کے خلاف پھر تحریک چلی اور بالآخر قومی اسمبلی نے قانون سازی کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا قادیانیوں کو یہ شکایت رہی ہے کہ ان کے ساتھ امتیازی قوانین برتے جاتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ 28 جنوری 2003ء)

ہمارا اپنا دامن خون سے تر ہے

مولانا محمد اکرم اعوان تحریر کرتے ہیں۔

"اس ملک کی آبادی بارہ کروڑ ہے تو بارہواں کروڑ واں حصہ میرا اور آپ کا وجود ہے کیا اس ساڑھے پانچ چھ فٹ کے بدن کو آپ نے پاکستان بنا لیا ہے۔ کیا آپ اپنا کام دیانت داری سے کرتے ہیں؟ کیا اپنے فرائض نبھاتے ہیں؟ کیا آپ حرام نہیں کھاتے؟ کیا آپ نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا؟ کیا آپ بددیانتی اور بدمعاشی نہیں کرتے؟ کیا آپ رشوت نہیں لیتے؟ کیا آپ ظلم نہیں کرتے؟ اور اگر ہم بھیڑیے ہیں تو بھیڑیوں کے لشکر کا سردار وہی ہوگا جو درندگی میں سب سے بڑھ کر ہوگا۔ بھیڑیوں پر کسی شریف النفس کو حکمران نہیں بنایا جائے گا۔ لوگو! حکومت سے لڑنا فضول ہے۔ اپنے آپ سے لڑو پہلے اپنے آپ کو فتح کرو۔ اس ملک پر اسلام نافذ کر دو جو میرے اور آپ کے پاس ہے اور جو بندہ اپنے بدن پر اسلام نافذ نہیں کر سکتا اس سے کوئی یہ امید رکھے کہ یہ ملک پر اسلام نافذ کرائے گا تو یہ امید رکھنے والا دنیا کا بے وقوف ترین انسان ہے...... اگر اپنے اس وجود کو ہم فتح نہیں کر سکتے اور یہ بددیانتی کرتا ہے تو یہ کونسا پاکستان ہے یار، مرچیں بیچنے والا اینٹیں پیس کر قوم کو کھلاتا ہے۔ اس قوم کا حشر یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ کسی کو بازار سے خرید کر زہر کھلا دو وہ بندہ مرے گا نہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں وہ بھی خالص نہیں ملے گی۔ کونسا پاکستان ہے اور ہم کیسے مسلمان ہیں دوائی خالص نہیں ملے گی دوائی دینے والا خالص نہیں ملے گا۔ یہ پاکستان ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ نہ کسی کی عزت محفوظ ہے نہ جان نہ مال۔ حکومت سے اختلاف ہے غریب کی گاڑی جلا دو۔ اس نے بیوی کا زیور اور باپ کی جائیداد بیچ کر قسطیں ابھی دینی تھیں اس کی گاڑی جلا دی۔ اختلاف حکومت سے ہے بازار لوٹ لو۔ شہر میں ہڑتال کر دو، غریب جو سبزی لینے گیا ہے گولی مار دو، اس کے بچے راہ دیکھ رہے ہیں کہ بابا آٹا لے کر آئے گا۔ اختلاف حکومت سے ہے قتل بابا ہو گیا۔ کون مسلمان ہے کہاں پاکستان ہے کونسا اسلام ہے؟ یہ سب کون کرتا ہے۔ میں اور آپ کیا ہم اپنے آپ کو تبدیل نہیں کر سکتے؟...... قوم کا خون چھین چھین کر کے کے دورے کرنے سے اسلام نہیں آ جاتا۔ یہاں تو رواج ہو گیا ہے جسے حکومت ملتی ہے وہ تین سو بندے جہاز میں سوار کر کے کے لے جاتا ہے۔ یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ اس کے باپ کا خزانہ ہے یہ فنڈز کس غریب کا خون ہے کس مزدور کا پسینہ ہے۔ وہ ملک جہاں کے بچے تعلیم کو ترستے ہیں وہ ملک جہاں کے بوڑھے دواؤں کو ترستے ہیں وہ ملک جہاں کی مائیں اور بہنیں کپڑے کو ترستی ہیں۔ امیروں کے جہاز مکے جا کر کیا کرتے ہیں۔ کس کے خون سے چلتا ہے وہ انجن، کس کے پسینے سے بنتا ہے وہ جہاز۔ کیا اللہ کریم یہ پوچھے گا نہیں۔ ارے مکے میں تو ابو جہل بھی تھا مکے میں تو بڑے بڑے مشرک بھی تھے صرف مکے جانے سے بات نہیں بنتی بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے بنتی ہے خواہ مکہ جاؤ مدینہ جاؤ یا دیں مر جاؤ جانے کی اللہ توفیق دے تو اس انداز سے جاؤ جس انداز سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تھے۔"

(ندائے ملت میگزین 18 مئی 1997ء ص 6)

علماء سے چند گزارشات

محمد اکبر علی ایڈیٹر اوصاف کے نام لکھتے ہیں۔

مکرمی! آپ کے کثیر الاشاعت اخبار کی وساطت سے علماء کرام سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں!

☆ دین اسلام کی وسعت کی خاطر حضورؐ نے تلوار کی دھار یا نرمی، محبت اور مثالی اخلاق کا مظاہرہ کیا تھا؟

☆ اسلام سادہ یا پرتعیش زندگی کی تلقین کرتا ہے۔ کتنے علماء کرام حضورؐ کی زندگی کا عملی نمونہ ہیں؟

☆ اسلام دنیاوی اور دینی ترقی کے لئے افسانوی زندگی اور سرابی محلوں یا حقائق پر مبنی جدوجہد کی ہدایت کرتا ہے؟

☆ یہ عالمگیر مذہب فرد کو ریاست اور ریاستی اداروں پر فوقیت دیتا ہے یا اس کے برعکس ہے؟

☆ کیا ہمارا مذہب جدید سائنسی ترقی مثلاً کمپیوٹر، ٹی وی اور ایسے دیگر ایجادات سے ہم آہنگ ہے یا نہیں؟

☆ اس غریب ملک و قوم کے اربوں ڈالر لوٹ کر اپنے ساتھ دیار غیر میں منتقل کرنے والے نام نہاد قومی سیاسی لیڈروں سے کچھ علماء کا رابطہ ہے؟

☆ ہمارے کچھ علماء بقول ان کے ضرورت پڑنے پر امریکہ سے مشورہ کرتے ہیں۔ بعض کے امریکہ میں کاروبار بھی ہیں مگر جلسہ جلوسوں میں سادہ لوح عوام سے "امریکہ مردہ باد" کے نعرے بھی لگواتے ہیں۔ ایسی دورخی چال چلنے میں علماء کہاں تک حق بجانب ہیں؟

☆ جمہوریت اور اسلامی نظام حکومت ایک دوسرے سے متضاد یا ہم آہنگ ہیں؟ اگر متضاد ہیں تو پھر علماء کا الیکشن میں حصہ لینا کیسے جائز ہے؟ اگر ہم آہنگ ہیں تو پھر الیکشن میں ہارنے کے باوجود اقتدار پر زبردستی قبضہ کرنے کی دھمکیوں کا کیا جواز بنتا ہے؟

☆ آخر میں یہ سوال پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں کہ کیا اسلام تشدد، انتہا پسندی، نسلی امتیازات، خونریزی، عدم برداشت اور فرقہ واریت کی اجازت دیتا ہے؟ اگر اسلام انسانیت کے لئے "پیام امن" ہے تو انتہا پسندی کی مہر کس نے ثبت کی ہے؟ مسلمانوں نے خود یا دیگر مذاہب کے پیروکاروں نے؟

کیا اسلامی تعلیمات کی رو سے خودکش اور دیگر ایسے حملوں میں بلاتمیز بے گناہ انسانوں کو قتل کرنا جائز ہے؟ آخر روئے زمین پر دوسرے مذاہب کے پیروکار آپس میں کیسے نباہ کر رہے ہیں؟ جبکہ ہمارے مختلف فرقے آپس میں دست و گریباں ہیں، بدترین فرقہ واریت کا شکار ایک دوسرے کو مکمل نیست و نابود کرنے پر تلے ہوئے ہیں؟ گلی کوچوں میں کافر کافر کی صدائیں کیوں آ رہی ہیں؟ کیا یہی صحیح اسلام ہے یا پھر اسلام سے مکمل روگردانی ہے۔ امید ہے سادہ لوح اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ انسانیت کے لئے کوئی نہ کوئی عالم دین مندرجہ بالا سوالات کا جواب ضرور تحریر کرنے کی زحمت گوارہ کرے گا۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد 3 جنوری 2002ء)

ڈر لگتا ہے

عطاء الحق قاسمی لکھتے ہیں:۔

"ایک بزرگ سے کسی نے کہا کہ" جناب مسجد سے میری جوتی چوری ہو گئی ہے، کتنی بری بات ہے کہ نمازی چور ہو گئے ہیں۔" بزرگ نے کہا "یوں نہ کہو کہ نمازی چور ہو گئے ہیں بلکہ یوں کہو کہ چوروں نے نمازیوں کا روپ دھار لیا ہے" چہرے پر داڑھی ہے، ماتھے پر محراب ہے ٹخنوں سے اونچی شلوار ہے مگر کام فراڈ ہے۔ ان دنوں جس کے ماتھے پر محراب ہو، اس سے معاملہ کرتے ہوئے ڈر بھی لگتا ہے اور اگر کر بیٹھیں تو پچھتانا پڑتا ہے۔

(جنگ 12 مئی 2002ء)

> اگر تو احمدی نے دنیا کا استاد اور قائد بننا ہے (اور اس کیلئے تم پیدا کئے گئے ہو) تو تمہیں تدبیر اور دعا کو انتہا تک پہنچانا پڑے گا۔
>
> (حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ)

حافظ محمد اقبال وڑائچ صاحب

مکرم ملک محمد داؤد صاحب مربی سلسلہ کا ذکر خیر

سرراہ ایک سائیکل سوار نے آگے بڑھ کر راستہ روک لیا۔ حیران ہو کر ایسے بے تکلف کا چہرہ جو دیکھا تو مرحوم ملک داؤد صاحب اپنی تمام مسکراہٹ لئے کھڑے تھے۔ مجھے کہا کہ گزشتہ دو سالوں کی طرح دو ماہ بعد ہونے والا ہومیوپیتھی کورس کا آخری امتحان بھی اکٹھے دینا ہے۔ ان کی بات کبھی ٹالی نہ تھی۔ یہ بھی فوراً مان لی پھر ان کی وفات ایسی جانکاہ خبر پر کیسے یقین کرتا۔ یہ خادم دین تو ذمہ داری کی علامت تھا۔ اس نے تو کبھی وعدہ خلافی نہ کی تھی۔ کبھی وقت مقرر کر کے لیٹ نہ ہوا تھا۔ پھر میرے ساتھ پروگرام بنا کر کبھی واپس نہ آنے والے سفر پر چل دیا۔ اپنی ذات کو نمایاں کرنے کی تو اس کی عادت ہی نہ تھی سخت سے سخت حالات پر صبر کرنے والا۔ خدمت خلق میں ہمہ وقت مصروف۔ ذاتی شوق میں دوستوں کی ہمدردی۔ ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق اور جماعتی خدمات کے سوا کچھ بھی تو نہ تھا۔ شاذ ہی کوئی ہو جس کو اس سے گلا ہو۔ کسی کو شکایت ہو۔ مٹی ہولی طبیعت والا یہ وجود یہ خاموش خدمت گزار اپنے ساتھ خدمتوں کی توفیق کے صلہ کے سوا کچھ نہ لے گیا ہو گا۔ اپنے گھر بھر میں سے ممتاز خدمت دینیہ بجا لانے والا تھا۔

یادوں کا سلسلہ شروع ہوا تو اپنے جامعہ کے آخری سال 1987ء کی ایک صبح یاد آ گئی نئے داخلے میں ایک خاموش لمبا پتلا لڑکا نظر آیا جو دیکھنے میں عام طالب علم دکھائی دیا مگر آنے والے وقتوں میں اپنے ان مٹ نقوش چھوڑ گیا۔ سنجیدہ۔ ذمہ دار اور پختہ ارادہ ایسا۔ پہلے ہی سال حاضر باشی کا سالانہ انعام جیت لیا۔ حیرت ہوئی کہ سارا سال گزر گیا مگر اس جونیئر کی آواز سنائی نہ دی تقریب کے آخر پر مبارکباد دی تو ساتھ کھڑے میرے سیٹ فیلو نے مجھے غور سے دیکھا کیونکہ اس سے پہلے سال یہ انعام اس نے حاصل کیا تھا۔ عمومی تعلق کے ساتھ۔ سالوں گزر گئے البتہ ہومیو پیتھک کلینک پر ان کو ہمہ وقت مصروف خدمت خلق دیکھا۔ 1999ء میں ہومیوپیتھی سال اول کا پہلا پرچہ دے کر اہلیہ اور میں کالج سے نکلے تو ایک پیغام ہمارا منتظر تھا۔ کہا ملک داؤد صاحب اڈے پر آپ کے منتظر ہیں۔ چلچلاتی دھوپ میں ویگن پر سوار ہوئے ہی تھے کہ دو ٹھنڈے شربت کے گلاس ہمارے سامنے آ گئے۔ حیران ہو کر دیکھا تو ملک صاحب مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے گرمی اور مشکل پرچے کا غصہ اس ٹھنڈے مشروب سے دور ہو جائے گا۔ پھر اس سال کے پیپروں میں اکٹھا آنا جانا عجیب تعلق محبت میں بدل گیا۔ دوستی بڑھی اور قریب سے اس خادم سلسلہ کو دیکھا تو انتہائی عاجزانہ مزاج اور بے ضرر انسان پایا۔ اس طرح سارا سال رابطہ رہتا۔ وقتاً فوقتاً اکٹھی تیاری کی جاتی تعلیمی سلسلہ میں رہنمائی بھی ملتی رہتی کیونکہ آپ ہومیوپیتھی کی باقاعدہ پریکٹس کرتے تھے اور اس سلسلہ میں علم بھی خوب رکھتے تھے۔ ملاقاتیں خوب بڑھیں کبھی سرراہ کبھی جامعہ کینٹین تو کبھی ان کے گھر۔ امتحانات کے دن تو اکثر اکٹھے گزرتے پھر تعلق کچھ ایسا بڑھا کہ عموماً خاموش رہنے والا شخص جب خاکسار سے ملتا تو ایسی کھلکھلاہٹ کہ تمام وقت پرلطف گزرتا کہ دیکھنے والے حیران ہوتے۔ پابند وقت ایسا کہ صبح طے شدہ وقت پر خاکسار گاڑی لے کر ان کی گلی میں پہنچا تو امتحانی گتہ پکڑے اپنے گھر کے دروازے پر تیار کھڑے ملتے۔ فیصل آباد پہنچنے تک گھنٹے کا سفر گویا متعلقہ پرچہ کی تیاری کے لئے مختصر دہرائی ہوتی تو واپسی کا سفر دیگر شرکاء کے ساتھ ملک صاحب کی پرلطف مجلس میں گزرتا۔ اس سال پہلے روز ممتحن نے اعلان کیا تھا کہ ہمارے کالج میں صرف ایک سٹوڈنٹ (مکرم وقار منظور صاحب) ایسے گزرے ہیں جس نے تمام 4 سال تانک جھانک کے بغیر امتحان دیئے۔ میں سوچتا تھا۔ اگلے سالوں میں ممتحن ملک داؤد مرحوم سمیت دو کا حوالہ دیا کرے گا۔ اس کے چلے جانے کے اس خاموشی کے دفعہ میں احساس ہوا کہ بظاہر خاموش طبع اپنے اندر خلوص۔ مسلسل محنت۔ خدمت دینیہ کے جذبات کی کس قدر زبان رکھتا تھا۔ دو ماہ بعد اکٹھے امتحان کا پابند کرنے والا ایک ماہ بعد اکیلا آخری امتحان دینے چل نکلا اور خود تو اس میں سرخرو بھی ہو گیا اور ہمیں اداس کر گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کرے اور اس کے بیوی بچوں کا حامی و ناصر ہو۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34968 میں صلاح الدین ولد انور احمد قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگھڑ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صلاح الدین ولد انور احمد سانگھڑ شہر گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد بھٹی وصیت نمبر 29264 گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد ارائیں برادر موصی

مسل نمبر 34969 میں ندیم احمد ولد انور احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگھڑ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ندیم احمد ولد انور احمد سانگھڑ شہر گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد احمد بھٹی وصیت نمبر 29264 گواہ شد نمبر 2 کرامت اللہ وصیت نمبر 32182

مسل نمبر 34970 میں عائشہ خالد زوجہ خالد محمود خان قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے اکیس تولے مالیتی -/107500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عائشہ خالد زوجہ خالد محمود خان بشیر آباد ضلع حیدرآباد گواہ شد نمبر 1 رانا منیر احمد مربی سلسلہ بشیر آباد سندھ گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس ولد محمد صدیق بشیر آباد سندھ

مسل نمبر 34971 میں چوہدری مسعود احمد مہار ولد چوہدری غلام اللہ مہار قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایک روڈ سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی رقبہ 12 کنال واقع پوہلہ مہاراں مالیتی -/225000 روپے۔ 2۔ ایک عدد مکان واقع سیالکوٹ چھاؤنی کا 1/2 حصہ مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری مسعود احمد مہار ولد چوہدری غلام اللہ مہار سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 صوبیدار دین محمد بھٹی وصیت نمبر 11295 گواہ شد نمبر 2 ملک محمد یوسف وصیت نمبر 19127

مسل نمبر 34973 میں ارشد سعید ولد شیر محمد قوم جٹ باجوہ پیشہ دوکانداری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 20 ایکڑ واقع گوٹھ چوہدری سلطان احمد گوندل ضلع حیدرآباد مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ سوا چار ایکڑ واقع داتا زید کا ضلع سیالکوٹ مالیتی -/200000 روپے۔ 3۔ دو عدد دوکانیں واقع داتا زید کا ضلع سیالکوٹ مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے سالانہ بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا نمبر 2 ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم منظور احمد شیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ماموں زاد مکرمہ صدف خالد صاحبہ بنت چوہدری منور احمد صاحب خالد پنشنر تحریک جدید حال کوبلز جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم خلیل احمد صاحب ابن چوہدری رشید احمد صاحب وڑائچ آف نوئے ہاؤس جرمنی بعوض -/8000 یورو (آٹھ ہزار یورو) حق مہر پر مورخہ 21 جون 2003ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھایا۔ مکرمہ صدف خالد صاحبہ حضرت چوہدری غلام حیدر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف کوٹ احمدیاں سندھ کی پوتی ہے۔ رشتہ کے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حبیب اللہ باجوہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چچا مکرم بشیر احمد زاہد صاحب آف گھٹیالیاں حال مقیم عقب ہسپتال ربوہ مورخہ 24 جون 2003ء بروز منگل 76 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ مورخہ 25 جون کو بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم عبدالرب خان صاحب صدر محلہ دارالصدر شرقی (ب) نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم شاہد تسنیم احمد آف کراچی اور مکرم خالد احمد حال یونان اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم عبدالرحمن صاحب درویش قادیان کے داماد تھے۔ مرحوم نے طویل عرصہ تک احمدیہ ہائی سکول گھٹیالیاں میں تدریسی خدمات انجام دیں اور جماعتی عہدوں پر بھی خدمات کی توفیق ملی۔ روزنامہ الفضل میں مضامین بھی تحریر کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نرسری میں موجود سہولیات

موسم گرما کے پھولوں کی نیریاں فاکسولاکا، کوچیا، کلغہ اور ڈیکوریشن مرچ وغیرہ موجود ہیں۔ گرین ہاؤس تیار کرنے کیلئے "گرین جالی" دستیاب ہے۔ نرسری کا سامان مثلاً کٹر، گراس کٹر، گھاس کاٹنے والی مشین، باڑ کاٹنے والی قینچی دستیاب ہیں۔ پودوں وغیرہ پر سپرے کروانے اور گھاس کٹوانے کا انتظام موجود ہے۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

میٹرک کے طلبہ کیلئے میاں صدیق بانی سکالرشپ سکیم

مکرم میاں محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے میٹرک کے بورڈ کے امتحان 2003ء میں (پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد یا آزاد کشمیر کسی بھی بورڈ سے) پاکستان بھر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طالب علم / طالبہ علم کو مندرجہ ذیل Categories کے مطابق مبلغ دس ہزار روپے (Rs 10,000) انعامی سکالرشپ دیا جائے گا۔

اس انعامی وظیفہ کی تفصیل یوں ہوگی۔

☆ سائنس گروپ میں پاکستان بھر میں زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طالب علم / طالبہ اس انعام کی مستحق ہوگا / ہوگی۔

☆ اسی طرح آرٹس گروپس میں بھی، پاکستان بھر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طالب علم / طالبہ اس انعام کی مستحق ہوگا / ہوگی۔

2003ء میں میٹرک کا امتحان دینے والے تمام احمدی طلباء و طالبات اگر قواعد پر پورا اترتے ہوں تو وہ اس مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

قواعد وضوابط

1۔ یہ اعلان 2003ء کے میٹرک کے سالانہ امتحان کیلئے ہے اس سے قبل کا کوئی امتحان اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔

2۔ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان پر ہوگا۔

3۔ جزوی امتحان یا ڈویژن بہتر کرنے والے اس سکیم میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

4۔ سالانہ امتحان 2003ء میں 725/850 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

5۔ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ معیار نہیں ہیں اور نہ ہی بورڈ میں کوئی پوزیشن آنا ضروری ہے بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریقہ کار:

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ میٹرک کی سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی لازمی ہوگی۔

☆ اس طرح درخواست اور سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب / امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆ انعام کے مستحق قرار پانے والے طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کر دی جائے گی۔

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ اگست 2003ء مقرر ہے۔ اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد خان صاحب پشاور کا چند روز قبل پتے میں انفیکشن ہو جانے کے باعث پشاور میں دوبارہ آپریشن ہوا ہے تکلیف کے ساتھ ضعف بہت ہے۔ کامل شفایابی اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد سنوری صاحب سیکرٹری مال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے برادر نسبتی مکرم کریم احمد سنوری صاحب ابن مکرم شبیر حسین سنوری صاحب ملبورن آسٹریلیا میں مورخہ 19 جون 2003ء کو بعمر 54 سال انتقال کر گئے۔ مورخہ 22 جون 2003ء سڈنی آسٹریلیا میں مکرم محمود احمد شاہد بنگالی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ آسٹریلیا نے جنازہ پڑھایا۔ اور احمدیہ قبرستان سڈنی میں تدفین کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ آپ جماعت احمدیہ ملبورن میں صدر جماعت بھی رہے۔ آپ حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان میں سے تھے۔ آپ نے ایک بیوہ اور دو بچے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 4/جولائی 2003ء

- 12-10 a.m. عربی سروس
- 1-05 a.m چلڈرنز کارنر
- 1-35 a.m مجلس سوال وجواب
- 2-40 a.m یوروبن
- 3-55 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
- 4-30 a.m سفر ہم نے کیا
- 5-05 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
- 6-05 a.m ترتیل القرآن
- 6-25 a.m مجلس سوال وجواب
- 7-40 a.m کھیلیں
- 8-35 a.m تعارف
- 9-35 a.m سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- 10-05 a.m ملاقات
- 11-05 a.m تلاوت، خبریں
- 11-40 a.m لقاء مع العرب
- 12-45 p.m سرائیکی سروس
- 1-40 p.m مجلس سوال وجواب
- 2-55 p.m درس حدیث
- 3-15 p.m انڈونیشین سروس
- 4-15 p.m سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- 5-00 p.m خطبہ جمعہ (براہ راست)
- 6-00 p.m' تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
- 7-00 p.m ملاقات
- 8-00 p.m خطبہ جمعہ
- 9-05 p.m فرانسیسی سروس
- 10-10 p.m جرمن سروس
- 11-15 p.m لقاء مع العرب

بقیہ صفحہ 2

کیا کہ ہم پر صداقت احمدیت بالکل واضح ہو چکی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نیک کام کے کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ اور بیعت کا خط فوراً تحریر کر دینا چاہئے ہم نے تعمیل کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں الگ الگ کارڈ بیعت کے بھیج دیئے۔ میرے چچازاد بھائی میاں محمد اسمٰعیل صاحب ان ایام میں آگرہ میں قیام رکھتے تھے۔ ان کو چچا صاحب نے ایسی ہی نصیحت پر مشتمل خط ارسال کیا۔ تو انہوں نے بھی بیعت کا خط تحریر کر دیا۔ (تابعین احمد جلد دہم ص 31)

بقیہ صفحہ 6

کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ارشد سعید ولد شیر محمد داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد باجوہ وصیت نمبر 25728 گواہ شد نمبر 2 رشید احمد وصیت نمبر 28770

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	30-جون	زوال آفتاب	12-12
سوموار	30-جون	غروب آفتاب	7-20
منگل	یکم جولائی	طلوع فجر	3-24
منگل	یکم جولائی	طلوع آفتاب	5-03

امریکہ کشمیر پر روڈ میپ ضروری سمجھتا ہے
صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ امریکہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے مشرق وسطیٰ کی طرز پر روڈ میپ (نقشہ راہ) کی ضرورت کو تسلیم کر رہا ہے۔ امریکی ارکان کانگرس سے بات چیت کرتے ہوئے صدر مشرف نے بھارت کی طرف سے مشرق وسطیٰ سٹائل روڈ میپ کی تجویز کو مسترد کرنے کے باوجود اس کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے مسئلہ کشمیر کے چار مراحل پر مبنی حل کی ہماری تجاویز کو پہلی بار تسلیم کیا ہے۔ وہ اب دباؤ ڈال کر مسئلہ کشمیر حل کرنے میں مدد دے۔ کنٹرول لائن کے آر پار نقل وحمل مکمل طور پر بند نہیں کی جاسکتی۔

سابق اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کا انتقال
ملک کے پہلے اٹارنی جنرل، پیپلز پارٹی کے رہنما، سیاستدان اور قانون دان یحییٰ بختیار انتقال کر گئے اور ان کو کوئٹہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی عمر 82 سال تھی۔ وہ 1973ء کے آئین بنانے والوں میں سے تھے۔ وہ 1941ء میں 18 سال کی عمر میں آل انڈیا مسلم لیگ کے رکن بنے۔ 1955ء میں انہوں نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کی 1971ء میں انہیں ملک کا اٹارنی جنرل مقرر کر کے وفاقی وزیر کا عہدہ دیا گیا۔ اس کے بعد قومی اسمبلی کے رکن سینیٹر اور وفاقی وزیر بھی رہے۔

1974ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو قومی اسمبلی میں جرح کیلئے بلوایا گیا تو سوالات اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کے ذریعے کئے جاتے تھے۔

کالا باغ ڈیم بنانا پڑے گا صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ اگر ہم آئندہ 50 سال کی ملکی ضروریات کو پیش نظر رکھیں تو ہمیں بھاشا ڈیم بھی بنانا پڑے گا اور کالا باغ ڈیم بھی بنانا پڑے گا۔ مزید برآں ہم نے منگلا ڈیم کی سطح 39 فٹ بلند کرنے کا فیصلہ بھی کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا میزائل تجربات جاری رہیں گے۔ کشمیر پر سمجھوتہ ہوگا نہ ایٹمی پروگرام رول بیک ہوگا۔ سب سن لیں پاکستان کسی حکم کے تابع نہیں ہے۔

چاند تارے توڑ لاؤں اپوزیشن پھر بھی قبول نہیں کریگی صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ نواز لیگ اور پیپلز پارٹی والے اپوزیشن میں ہیں میں ان کیلئے چاند تارے بھی توڑ لاؤں یا 15 مرتبہ بھی وردی اتاروں تب بھی وہ مجھے قبول نہیں کریں گے۔

ایران اور شام پر حملے کا منصوبہ نہیں امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ امریکہ کا ایران اور شام پر حملے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ عراق میں جو طریقہ اختیار کیا گیا دوسرے ممالک کے خلاف ایسا نہیں ہوگا۔ تہران اور دمشق کے دہشت گردی کی حمایت کرنے پر تشویش ہے۔ اقوام متحدہ 12 برس تک عراق پر قراردادیں منظور کرتی رہی عراقی حکومت نے کسی پر توجہ نہیں دی اور ایک بھی ذمہ داری پوری نہیں کی۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ اسرائیل اور فلسطین دونوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ قیام امن کیلئے کوشش کریں اور اپنی پالیسیاں بدلیں۔

شمالی کوریا موت کا کھیل نہ کھیلے جاپان میں امریکی سفیر نے شمالی کوریا کو دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ شمالی کوریا موت کا کھیل نہ کھیلے اور ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری روک دے۔ ایٹمی ہتھیاروں کے معاملے پر سودے بازی نہیں ہوسکتی۔ وہ باز نہ آیا تو بڑی کارروائی ہوسکتی ہے۔

صدام کی تلاش کیلئے کمانڈو دستوں کی تشکیل امریکہ نے کہا ہے کہ عراق میں جنگ ختم نہیں ہوئی صدام کے حامیوں کی گرفتاری یا موت تک جنگ جاری رہے گی۔ یہ بات امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی کے چیئرمین رچرڈ لوگر نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ صدام کی تلاش کیلئے کمانڈو دستے تشکیل دے دیئے گئے ہیں۔ صدام کے حامی عراق میں گڑبڑ کر رہے ہیں۔ بش نے منصوبہ بندی کر لی ہے امریکی فوج 5 سال تک عراق میں رہے گی۔

عراق میں امریکی فوجیوں پر حملے عراق کے شہر نجف اور کوفہ میں امریکیوں پر تازہ حملوں میں 2 فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہو گئے۔ 3 عراقی گرفتار کر لئے گئے۔ کوفہ میں مسلح افراد نے گھات لگا کر امریکی فوج کے یونٹ پر حملہ کیا۔

چیچنیا میں جانبازوں کے حملے چیچنیا میں جانبازوں کے حملوں میں 13 روسی فوجی ہلاک اور 11 زخمی ہو گئے ہیں۔ 24 گھنٹوں کے دوران روسی ٹھکانوں پر 24 حملے کئے گئے۔ دارالحکومت گروزنی میں بارودی سرنگ سے ٹکرا کر روسی گاڑی تباہ ہوگئی۔ 6 فوجی مارے گئے۔

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد جہ صاحب نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے سندھ میں تمام اضلاع کے دورہ پر ہیں۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل وبقایا جات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

امراء، صدران، مربیان معلمین اور تمام حضرات سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

گائیڈ لائن اکیڈمی کی دو اہم کتب
خلافت رابعہ کی فتوحات وترقیات
ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات
مرتبہ: عبدالسمیع خان صاحب
ربوہ میں الفضل برادرز پر دستیاب ہیں

فریزر فراسٹ اینڈ ڈائرکٹ کول کی ریپئرنگ اینڈ ڈینٹنگ پینٹنگ کا کامیاب اور بہتر ادارہ
کچا بازار دارالرحمت وسطی ربوہ۔ فون 211152

خوشخبری
اب آپ گھر بیٹھے آکوپنکچر سوئیوں کے بغیر آکوپنکچر مشین سے اپنا علاج خود کر سکتے ہیں، مثلاً کمر درد، شائیکا جوڑوں کا درد، فالج، لقوہ، نیند نہ آنا اور اعصابی کمزوری وغیرہ کا علاج بہت آسان اور مضر اثرات سے محفوظ
مزید معلومات کیلئے چائنیز آکوپنکچر اینڈ ہربل میڈی کیئر سنٹر نزد سٹائلش شوز ریلوے روڈ ربوہ

افضال روم کولر اینڈ گیزر
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
265/16 B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک
5114822-5116096
21/038 P.P.

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 214214-213699 گھر 211971

ہومیو پیتھک ادویات
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل
گولبازار ربوہ فون: 213156 فیکس: 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29